(۶۳)

قرآن شریف جنت کی ایک کھڑکی ہے

(فرمودہ ۹۔اپریل ۱۹۱۵ء)

حضور نے تشہّد وتعوّذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:

خدا تعالیٰ کے ہم پر بہت ہی فضل اور احسان ہیں۔انسان اگر خدا تعالیٰ کے فضلوں، نعمتوں اور احسانوں کو گننا اور یاد کرنا شروع کرے تو اس کے دل میں خدا تعالیٰ کی محبت کی بڑی لہر جوش مارتی ہے۔جس قدر دنیا میں قربانیاں اور فدائیت کا اظہار ہورہا ہے اس کی بناء تمام کی تمام محبت پر ہی ہے۔ایک چیز سے جب انسان کو محبت ہو جاتی ہے تو وہ اس کیلئے اپنی جان، اپنا مال اور اپنی عزت کو قربان کرنے کیلئے تیار ہو جاتا ہے، اپنے عزیزوں، اپنے دوستوں، اور اپنے وطن کی پرواہ نہیں کرتا اور جس جس قدر انسان کو کسی چیز سے محبت پیدا ہوتی جاتی ہے اسی اسی قدر وہ اس محبت والی چیز کیلئے دوسری چیزوں کو قربان کرتا جاتا ہے۔

اللہ تعالیٰ کے جس قدر احسان اپنے بندوں پر ہیں، ان کو سوچ کر اگر انسان اپنے دل کی اصلاح کرنا چاہے تو بہت کچھ کرسکتا ہے۔ہر ایک انسان اگر خدا تعالیٰ کے فضلوں کو دیکھے تو اس کو اپنے اوپر اس قدر فضل اور احسان نظر آئیں کہ باقی سب لوگوں سے وہ انہیں بڑھ کر پائے گا۔اللہ تعالیٰ اور اس کے بندوں کا عجیب معاملہ ہوتا ہے۔میں نے دیکھا ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے جن لوگوں کا تعلق تھا ان میں سے ہر ایک یہی خیال کرتا تھا کہ سب سے زیادہ آپ کا مجھ سے ہی تعلق ہے۔خدا سے تعلق رکھنے والے بندوں کا بھی یہی حال ہوتا ہے۔وہ محبت وہ پیار کرتے ہیں اور احسان اور انعام اپنے اوپر دیکھ کر یہ گمان ہی

نہیں کر سکتے کہ ہم سے زیادہ کسی اور پر بھی خدا کے فضل ہیں بلکہ ہر ایک یہی خیال کرتا ہے کہ مجھ پر ہی سب سے زیادہ خدا کے انعام واکرام ہیں۔ غرضیکہ اگر انسان خدا تعالیٰ کے احسانوں اور انعاموں کا مطالعہ کرے تو اس کے دل میں محبت کی ایک لہر جوش مارتی ہے جو اسے بہت بڑی بڑی قربانیوں کیلئے آمادہ کر دیتی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ قرآن شریف کی ابتداء کو اللہ تعالیٰ نے یوں شروع کیا ہے اور سورہ فاتحہ جو قرآن شریف کا لب لباب ہے اس کی ابتداء اس طرح فرمائی ہے کہ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ [1] تمام تعریفیں اسی کے لئے ہیں جو اول تو اللہ ہے۔ اللہ کے معنے خود قرآن شریف نے بتا دیئے ہیں۔ لَہُ الْاَسْمَآءُ الْحُسْنٰی [2] کہ اس میں کسی قسم کی بدی اور نقص نہیں ہے۔ وہ تمام خوبیوں کا جامع اور تمام تعریفوں سے متّصف ہے اس لئے اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ یعنی اللہ ہی کیلئے سب تعریفیں ہیں اور جب سارے نقصوں اور عیبوں سے وہی ایک ہستی ہے جو پاک ہے اور جب تمام صفات کا جامع اور تمام محامد کے لائق صرف اللہ ہی ہے تو پھر اور کس کی حمد ہو سکتی ہے، کسی کی نہیں ہو سکتی۔ اور کوئی اس قابل ہی نہیں ہے کہ اس کی حمد کی جائے صرف اللہ ہی ہے جس کیلئے سب تعریفیں ہیں۔ پھر فرمایا یہی نہیں کہ وہ اللہ ہے بلکہ رَبّ بھی ہے۔ ایک خوبصورتی تو ایسی ہوتی ہے کہ اس کا اس چیز کی ذات تک ہی تعلق ہوتا ہے لیکن ایک وہ بھی خوبصورتی اور خوبی ہوتی ہے جس کا اثر دوسروں پر بھی پڑتا ہے اور دوسرے بھی اس سے فائدہ اٹھاتے ہیں۔ باغوں میں جا کر دیکھو تو معلوم ہوگا کہ ایک ایسے پھول ہوتے ہیں جو بڑے خوبصورت ہوتے ہیں مگر خواہ ناک کی کتنی ہی قوت تیز کیوں نہ ہو ان کی خوشبو سونگھنے سے نہیں آتی لیکن ایسے بھی پھول ہوتے ہیں جو دیکھنے میں بھی خوبصورت ہوتے ہیں اور ان کی خوشبو بھی بہت عمدہ اور لطیف ہوتی ہے۔ پس جس پھول کی صرف شکل اور بناوٹ اچھی ہے اور بُو نہیں وہ بھی اچھا ہے۔ مگر جس میں بُو بھی ہے اور شکل بھی اچھی ہے وہ اور بھی اچھا اور بہت ہی اچھا ہے۔ تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ سب تعریفیں اللہ ہی کیلئے ہیں جو سب بدیوں، سب کمزوریوں، سب نقصوں اور سب عیبوں سے پاک ہے اور تمام خوبیوں، تمام نیکیوں اور تمام حُسنوں کا جامع ہے۔ پھر رب ہے۔ یعنی یہی نہیں کہ اپنی ذات میں ہی اس کی ایسی خوبیاں ہیں بلکہ مخلوقات پر بھی اس کے بڑے بڑے فضل اور انعام ہیں حتّٰی کہ اپنی مخلوق سے اس کا اتنا تعلق ہے کہ اس کی عنایت اور نوازش کے بغیر کوئی چیز زندہ ہی نہیں رہ سکتی کیونکہ وہ رب

ہے یعنی ایسی ہستی ہے کہ پیدا کرتی ہے اور پھر اس کی تمام ضروریات کو پورا کرتے کرتے درجہ کمال کو پہنچا دیتی ہے۔ پھر صرف رب ہی نہیں بلکہ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ہے اس کی ذات کی دستگیری کے سوا کوئی بھی چیز زندہ اور قائم نہیں رہ سکتی۔ اور ساری کی ساری چیزیں اس کی ربوبیت کے اندر ہیں۔ کوئی چیز بھی ایسی نہیں ہے کہ اس کا وجود اپنے آپ سے قائم ہو۔ سب چیزیں اللہ کی مدد اور نصرت اور ربوبیت سے قائم ہیں کیونکہ وہی خالق، وہی رازق، وہی قائم رکھنے والا اور وہی بڑھانے والا ہے۔ اور یہ تعلق ایک دو تین چار انسانوں سے ہی نہیں ہے بلکہ سب سے ہے پھر مومنوں سے ہی نہیں بلکہ کافروں سے بھی ہے۔ غرضیکہ کوئی پہلو حُسن یا احسان کا ایسا نہیں ہے جو اللہ تعالیٰ کی ذات میں نہ پایا جاتا ہو۔ خوبصورت ہے تو ایسا کہ کوئی عیب اور نقص اس میں نہیں ہے اور پھر ساری خوبیاں جمع ہیں۔ اور مُحسن ہے تو ایسا کہ پَیدا بھی کرتا ہے پھر بڑھاتا ہے اور بہت بڑھاتا ہے اور یہ ایک دو سے نہیں بلکہ سب سے خواہ کوئی مومن ہو یا کافر اپنی ربوبیت کا تعلق رکھتا ہے۔ جب یہ بات ہوئی تو پھر اس سے زیادہ حسین اور خوبصورت اور کون ہوسکتا ہے۔

خدا تعالیٰ کبھی کسی انسان سے قطع تعلق نہیں کرتا۔ بلکہ انسان خود ہی اپنی ذات میں بغاوت کر کے اس کی ربوبیت کو اپنے اوپر بند کر دے تو کر دے خدا تعالیٰ کبھی انسان سے اپنی ربوبیت کو نہیں ہٹاتا۔ دیکھو اللہ تعالیٰ کا سورج نکلتا ہے اور سب کو روشنی پہنچاتا ہے۔ اگر کوئی کمبخت خود دروازہ بند کر کے اندھیرے میں بیٹھ رہے یا نادانی سے اپنی آنکھوں کو ضائع کر کے سورج کی روشنی سے محروم ہو جائے تو یہ اور بات ہے۔ خدا تعالیٰ کی جو چیز ہے وہ سب کو ملتی ہے اور اللہ تعالیٰ کے وہ انعامات جو بِلا عمل ملتے ہیں اور سب کیلئے یکساں ہیں لیکن انسان اپنی غلطیوں اور کوتاہیوں کی وجہ سے ان سے محروم ہو جاتا ہے۔ سب سے بڑا انعام جو دنیا کو خدا تعالیٰ سے ملا وہ قرآن کریم ہے اور ساری دنیا کیلئے ہے۔ اگر کوئی انسان آپ ہلاک اور تباہ ہونا چاہے اور اس سے آنکھیں بند کر لے تو وہ اور بات ہے ورنہ قرآن سب جہان کیلئے ہے۔ اس میں مصر، عرب، افریقہ، امریکہ، یورپ وغیرہ کسی جگہ کی خصوصیت نہیں ہے۔ جہاں جہاں قرآن پہنچے سب کیلئے ہدایت ہے اور جو اس کو قبول کرے اسی کو کامیابی حاصل ہوسکتی ہے اور جو قبول نہ کرے اور ہلاک ہو جائے یہ اس کی اپنی غلطی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے انعاموں میں کمی نہیں کی۔ اگر بندہ اپنی غلطیوں اور نادانیوں کی وجہ سے خدا تعالیٰ کے انعامات کے دروازے

بند کر لے تو یہ اس کا قصور ہے نہ کہ خدا تعالیٰ اس کے انعامات کو بند کر دیتا ہے۔

اس وقت ہمارے پاس جو نعمت ہے وہ قرآن کریم ہی ہے اس میں جتنا زیادہ کوئی غور اور تدبر کرے اتنی ہی زیادہ معارف اور حقائق کی کھڑکیاں کھلتی جاتی ہیں۔ حدیثوں میں آتا ہے کہ مومن اور کافر کیلئے قبروں میں جنت اور دوزخ کی کھڑکی کھولی جاتی ہے۔ مومنوں کیلئے اس میں سے جنت کی ہوا آتی رہتی ہے اور کافروں کو دوزخ کی لُو اس میں سے پہنچتی ہے ۳۔ پھر اگر حدیثوں پر غور کیا جائے تو یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ اسی دنیا میں یہ دونوں باتیں ہوتی ہیں قبر میں جو کھڑکی کھلے گی وہ تو کھلے گی ہی مگر اس دنیا میں بھی یہ کھڑکی کھل جاتی ہے۔ اور وہ اس طرح کہ خدا تعالیٰ کی باتوں اور احکام کو ماننے والوں کیلئے دنیا میں ہی جنت کی کھڑکی کھول دی جاتی ہے اور خدا تعالیٰ کی باتوں اور حکموں کو رد کرنے والوں کیلئے اسی دنیا میں ہی دوزخ کی کھڑکی کھول دی جاتی ہے۔ قرآن شریف کو میں سمجھتا ہوں کہ جنت کی کھڑکی ہے جتنا اس پر غور کیا جائے اُتنا ہی یہ کھڑکی کھلتی جاتی ہے اور اس قدر فراخ ہو جاتی ہے کہ اسی دنیا میں اس کھڑکی کے ذریعہ خدا تعالیٰ کو، ملائکہ کو، جنت کو، دوزخ کو، عذاب قبر کو انسان دیکھ لیتا ہے اور یہ ایک ایسا آئینہ ہے کہ جب انسان اس پر غور اور تعمّق کی نظر ڈالتا ہے تو آئندہ کی وہ باتیں جو ہونی ہوتی ہیں وہ روشن ہو جاتی ہیں۔ اور انسان اور خدا تعالیٰ کے درمیان ایک ایسا راستہ بن جاتا ہے جس پر وہ چل کر خدا تک پہنچ جاتا ہے گویا قرآن کریم ایک ایسا ذریعہ اور واسطہ ہے جو خدا اور اس کے بندوں کے درمیان ہے جس کے ذریعہ انسان خدا تک پہنچ سکتا ہے۔

پس ہمارے دوستوں کو چاہیئے کہ قرآن شریف پر بہت غور کر کے اس سے فائدہ اور نفع حاصل کریں۔ اور خوب یاد رکھیں کہ کوئی علم ایسا نہیں جو انسان کی روحانیت کو بڑھانے والا ہو اور وہ قرآن میں نہ ہو۔ کوئی ایسی بات نہیں جس سے خدا تعالیٰ کی رضا حاصل ہو اور اس کا ذکر قرآن شریف نے نہ کیا ہو۔ جب انسان کی تمام ضروریات اس کے اندر ہیں تو اس مخزن اور خزانہ کو کھو دینا بڑی نادانی اور کم عقلی کی بات ہے۔ لوگ بڑی بڑی کوششیں اس بات کیلئے کیا کرتے ہیں کہ ایک کتاب میں سب قسم کی باتوں کو جمع کر دیں اور کوئی بات ایسی نہ ہو جو باہر رہ جائے۔ اس مقصد کیلئے انسائیکلو پیڈیا بناتے ہیں مگر پھر بھی بہت سی باتیں باہر رہ ہی جاتی ہیں۔ اور نئے نئے علوم اور باتیں نکل کر ان کے مجموعہ کو نامکمل کر دیتی ہیں یہی وجہ ہے کہ

پندرہ بیس سال کے عرصہ کے بعد انسائیکلو پیڈیا کے بدلانے کی ضرورت درپیش ہوتی ہے اور نئی چھاپنی پڑتی ہے۔ پھر میں نے دیکھا ہے ڈاکٹر ایسے بکس دوائیوں کے تیار کرتے ہیں جو سفر میں ہر قسم کی بیماریوں میں کام آسکیں مگر اللہ تعالیٰ کے عذابوں کا علاج کہاں ہوسکتا ہے اور اس کے انعاموں کا شمار کس طرح کیا جاسکتا ہے اس لئے کوئی اس کوشش میں کامیاب نہیں ہوسکا۔ تو اب تک نہ کوئی ایسا بکس تیار ہوا ہے جو تمام انسانی بیماریوں کیلئے کافی ہوسکے اور نہ کوئی ایسا انسائیکلو پیڈیا تیار ہوئی ہے جس میں تمام باتیں درج کی جاسکی ہوں اور جس کے بدلنے کی ضرورت پیش نہ آئی ہو۔ مگر قرآن شریف کا یہ کیسا زندہ معجزہ ہے کہ روحانیت کیلئے کوئی ایسی بات نہیں جو اس نے بیان نہ کی ہو اور اس سے باہر رہ گئی ہو۔ کوئی دنیا کی ترقی اس کی باتوں میں رخنہ نہیں ڈال سکتی۔ انسائیکلو پیڈیا کو بڑے بڑے مدبّر عقلمند اور عالم مل کر بناتے ہیں مگر چند سالوں کے بعد کئی باتیں ایسی ہوتی ہیں جو غلط نکل آتی ہیں اور کئی ایسی ہوتی ہیں جو اس میں لکھی نہیں جاتیں اور کئی ایسی ہوتی ہیں جن کا انہیں علم ہی نہیں ہوتا اور بعد میں معلوم ہوتی ہیں۔ مگر خدا تعالیٰ کے دین کیلئے جو انسائیکلو پیڈیا ہے اور جو مخزن ہے اس میں کوئی چیز تغیر نہیں ڈال سکتی اور نہ کوئی بات اس سے باہر ہے۔ زمانہ کا بدلنا، قوموں کی رسومات اور عادات کا تبدیل ہونا، ملکوں اور علاقوں کا مختلف ہونا غرضیکہ کسی وجہ سے بھی اس میں نقص نہیں آسکتا بلکہ ہر وقت کامل اور مکمل ہے پس ایسی کتاب کے ہوتے ہوئے کیوں نہ اس سے فائدہ اٹھایا جائے۔ پس بہت ضروری ہے کہ جہاں تک ہوسکے قرآن شریف کے علوم سے فائدہ اٹھانے کی کوشش کی جائے۔ قرآن شریف انسان کی تمام بیماریوں، تمام نقصوں اور تمام کمزوریوں کا علاج بتلاتا ہے اس لئے ہر ایک انسان کو چاہیئے کہ اس سے فائدہ اٹھائے۔

مَیں نے سنا ہے کہ بعض نادان لوگ کہتے ہیں کہ مرزا صاحب نے آکر دنیا میں کیا کِیا؟ مسلمان اب بھی ذلیل اور کمزور ہی ہوتے جارہے ہیں۔ میں کہتا ہوں کہ یہ بڑی جہالت اور نادانی کی بات ہے۔ دیکھو کونین تپ کیلئے مفید ہے لیکن اگر کوئی تپ کا بیمار کونین کی پُڑیا باندھ کر رکھ دے اور کہے کہ اس سے مجھے فائدہ نہیں ہوتا تو اس کا یہ کہنا کہاں درست اور عقل کے مطابق ہوسکتا ہے۔ اس کو کس طرح کونین سے فائدہ ہو جبکہ وہ اسے کھاتا ہی نہیں۔ میں کہتا ہوں کہ کیا مسلمانوں نے حضرت مرزا صاحب مسیح موعود علیہ السلام کو قبول کرلیا ہے اور ان کی تعلیم پر عمل کر رہے ہیں تو انہیں ذلت نصیب ہو رہی ہے یا انہوں نے قبول ہی نہیں

کیا۔ جب انہوں نے قبول ہی نہیں کیا تو پھر انہیں کس طرح فائدہ ہوسکتا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے آنے کا بے فائدہ ہونا تو تب ثابت ہو جبکہ مسلمان انہیں قبول کر لیں اور پھر ذلیل ہوں لیکن انہوں نے قبول ہی نہیں کیا بلکہ رد کر دیا ہے تو پھر ان کو کیا فائدہ پہنچ سکتا ہے۔ قرآن شریف کا بھی یہی حال ہے اور ہر ایک خوبی کا یہی حال ہوتا ہے جو کوئی اسے قبول کرتا ہے اسے فائدہ پہنچتا ہے اور جو ردّ کرتا ہے اس کو نہیں پہنچتا۔ یہی قرآن ان مسلمانوں کے ہاتھ میں ہے جو ذلیل وخوار ہو رہے ہیں اور اس لئے کہ یہ ان کے پاس نسخہ ہے لیکن وہ اسے استعمال نہیں کرتے۔ جب وہ اسے استعمال ہی نہیں کرتے تو پھر قرآن شریف کا کیا قصور ہے؟ بہت نادان ہے وہ انسان جو یہ خیال کرے کہ خدا تعالیٰ نے بیماریوں اور کمزوریوں کا کوئی علاج نہیں کیا۔ اللہ تعالیٰ نے ہر ایک کیلئے علاج مقرر کیا ہوا ہے۔ یہ انسان کی کمزوری ہے کہ وہ اس سے فائدہ نہیں اٹھاتا۔ پس فائدہ اٹھانا یا نہ اٹھانا انسان کا کام ہے سامان خدا تعالیٰ نے مہیا کر دیئے ہوئے ہیں۔ روحانی دیکھو تو وہ بھی کسی خاص قوم یا کسی خاص ملک تک محدود نہیں۔ اب اگر کوئی فائدہ نہ اٹھائے تو یہ اس کا اپنا قصور ہے۔ ہماری جماعت کو چاہیئے کہ اس خزانہ سے یعنی قرآن شریف سے جس قدر بھی فائدہ اٹھا سکے اٹھائے۔ خدا تعالیٰ کا ہم پر بڑا فضل اور احسان ہے کہ اس نے ہمیں زندہ قرآن دیا ہے اور قرآن کی وہ آیتیں جو گونگی، بے مطلب اور بے معنی معلوم ہوتی تھیں ان کو زندہ کر کے دکھا دیا ہے اور بتا دیا ہے کہ قرآن کا کوئی حصہ ایسا نہیں جو بے کار ہو بلکہ ہمیشہ زندہ اور کار آمد ہے۔ پس اس زمانہ میں خدا تعالیٰ نے قرآن شریف کو ہمارے لئے زندہ کتاب ثابت کر دیا ہے اس لئے ہمارے لئے بہت ضروری ہے کہ اس سے فائدہ اٹھائیں۔ خدا تعالیٰ ہمیں قرآن شریف کے سمجھنے اور اس پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

(الفضل ۲۲۔اپریل ۱۹۱۵ء)

۱؎ الفاتحہ: ۲ ۲؎ الحشر: ۲۵

۳؎ سنن ابی داؤد کتاب السنة باب فی المسئلة فی القبر و عذاب القبر